ناپاکی کی حالت میں منسوخ آیات کی تلاوت کا حکم

(دعوتِ اسلامی)
دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: NRL- 0469 تاریخ: 03-03-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ تفسیر جلالین اور دیگر کتب میں جو آیت رجم ذکر کی جاتی ہے، کیا جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں ان کی تلاوت جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

آیتِ رجم ﴿الشیخ والشیخۃ إذا زنیا فارجموھما البتۃ﴾ کی تلاوت اگرچہ منسوخ ہو چکی ہے لیکن منسوخ ہونے سے یہ کلام اللہ ہونے سے خارج نہیں ہوئی، لہذا قرآن پاک کی طرح اسے بھی حیض و نفاس یا جنابت کی حالت میں پڑھنا، اسی طرح وضو نہ ہو، تو اِسے چھونا ناجائز و گناہ ہے۔

منسوخ التلاوۃ آیت کا حکم بھی قرآن پاک جیسا ہے یعنی اسے بھی غسل نہ ہونے کی صورت میں پڑھنا، اسی طرح وضو نہ ہو، تو اسے چھونا ناجائز و گناہ ہے۔ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:"(و) یحرم بہ (تلاوۃ القرآن)"ترجمہ: حدث اکبر کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے۔

اس کے تحت رد المحتار علی الدر المختار میں خاتم المحققین، علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ(سالِ وفات/1252ھ) لکھتے ہیں:"(قولہ: تلاوۃ القرآن) أي ولو بعد المضمضۃ كما يأتي، وفي حكمه منسوخ التلاوۃ"ترجمہ: (مصنف کا قول کہ: قرآن کی تلاوت کرنا) اگرچہ کلی کرنے کے بعد ہی

کیوں نہ ہو، جیسا کہ آگے آئے گا۔ اور اس کے حکم میں وہ آیات بھی شامل ہیں جن کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، جلد01، صفحہ172، دارالفکر، بیروت)

اسی طرح منہل الواردین اور رد المحتار علی الدر المختار میں خاتم المحققین، علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات/1252ھ) لکھتے ہیں: ”واللفظ للآخر: (قوله: ومسه) أي مس القرآن وكذا سائر الكتب السماوية. قال الشيخ إسماعيل: وفي المبتغى: ولا يجوز مس التوراة والإنجيل والزبور وكتب التفسير. اهـ. وبه علم أنه لا يجوز مس القرآن المنسوخ تلاوة وإن لم يسم قرآنا متعبدا بتلاوته، خلافا لما بحثه الرملي، فإن التوراة ونحوها مما نسخ تلاوته وحكمه معا فافهم“ ترجمہ: (مصنف کا قول کہ: قرآن کو چھونا) اور اسی طرح دیگر آسمانی کتابوں کو بھی۔ شیخ اسماعیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اور المبتغیٰ میں ہے کہ تورات، انجیل، زبور اور کتبِ تفسیر کو چھونا، جائز نہیں۔ اھ۔ اسی سے معلوم ہوا کہ وہ قرآن جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہو، اسے چھونا بھی جائز نہیں، اگرچہ اسے وہ قرآن نہ کہا جائے جس کی تلاوت بطورِ عبادت کی جاتی ہے۔ یہ اس کے خلاف ہے جو علامہ رملی رحمہ اللہ نے بحث کی ہے؛ کیونکہ تورات وغیرہ ان کتابوں میں سے ہیں جن کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہو چکے ہیں، لہٰذا اس نکتے کو اچھی طرح سمجھ لو۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، جلد01، صفحہ173، دارالفکر، بیروت)

(منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين والنساء فى مسائل الحيض، صفحہ 267، دار الفكر)

آیت کے منسوخ التلاوۃ ہونے کے باوجود یہ کلام اللہ ہونے سے خارج نہیں ہوئی، منحۃ الخالق میں مزید لکھتے ہیں: ”وقد تقدم أن ما نسخ تلاوته وحكمه كالتوراة ونحوها فتلاوته للجنب وسن بمعناه مكروهة على الصحيح كما اعتمده الحلبي؛ لأن ما بدل منه بعض غير معين وكونه منسوخا لا يخرجه عن كونه كلام الله تعالى كالآيات المنسوخة من القرآن، وأما مسه فقد علم

حکمه مما نقله القهستاني عن الذخيرة وهو عدم الجواز حتى للمحدث" ترجمہ: اور پہلے گزر چکا ہے کہ جس کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہو چکے ہوں، وہ تورات وغیرہ کی طرح ہے، لہٰذا صحیح قول کے مطابق جنب اور اس کے ہم معنی شخص کے لیے اس کی تلاوت مکروہ ہے، جیسا کہ علامہ حلبی رحمہ اللہ نے اسی کو معتمد قرار دیا؛ کیونکہ اس میں سے کچھ حصہ غیر معین طور پر تبدیل کیا گیا ہے، اور محض منسوخ ہو جانا اسے کلامِ الٰہی ہونے سے خارج نہیں کرتا، جیسے قرآن کی منسوخ آیات۔ رہا اس کا چھونا، تو اس کا حکم وہی ہے، جو قہستانی نے ذخیرہ سے نقل کیا ہے، یعنی محدث کے لیے بھی اس کا چھونا، جائز نہیں۔

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق، جلد01، صفحہ212، دار الكتاب الإسلامي)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

13رمضان المبارک1447ھ/03مارچ2026ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے